حدیث

اور أهلِ تقلید

بجواب

حدیث اور اہل حدیث

جلد اوّل

مؤلف

ابو صہیب محمد داؤد ارشد

مکتبہ اہلحدیث

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

حدیث اور اہل تقلید

بجواب

حدیث اور اہل حدیث

جلد اوّل

مؤلفہ

ابو صہیب محمد داؤد ارشد

ناشر

مکتبہ اہل حدیث

امین پور بازار فیصل آباد

Ph:041-2624007

واحد تقسیم کار

صہیب اکیڈمی

کوٹلی ورکاں نزد نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ

نام کتاب ---------- حدیث اور اہل تقلید بجواب حدیث اور اہل حدیث

تالیف ---------- ابو صہیب محمد داؤد ارشد

تعداد ---------- 1100

ناشر ---------- مکتبة اهل حدیث

قیمت ---------- /- روپے

اسٹاکسٹ

طیبہ قرآن محل، مکہ سنٹر گلی نمبر 5 منشی محلہ امین پور بازار، فیصل آباد

Ph.: 041-2629292,2624007

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob.: 0300-4826023

ملنے کے پتے

اردو بازار لاہور

مکتبہ اسلامیہ غزنی سٹریٹ 7244973 ۞ دار الکتب السلفیہ شیش محل روڈ 7237184

اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 ۞ مکتبہ قدوسیہ رحمن مارکیٹ۔ غزنی سٹریٹ۔

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ فون: 7321865 ۞ محمدی پبلشنگ ہاؤس ایوان علم پلازہ 7223046

دار الفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور فون 7231602 ۞ کتاب سرائے الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ

فیصل آباد

مکتبہ اسلامیہ۔ بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول پمپ ۞ رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار

مکتبہ اہل حدیث، بالمقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار ۞ مکتبہ قدوسیہ امین پور بازار

گوجرانوالہ

والی کتاب گھر اردو بازار 055-4441613 ۞ مکتبہ نعمانیہ اردو بازار

ملتان

فاروقی کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ 061-4541809

اوکاڑہ

مکتبہ تفہیم السنہ شیر ربانی ٹاؤن۔ غازی روڈ 044-2528621

چیچہ وطنی

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار نزد پانی والی ٹینکی چیچہ وطنی ضلع ساہیوال 0301-4085081

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

ابوانس محمد یحییٰ گوندلوی

شارح ترمذی، ابن ماجہ، شمائل ترمذی

اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فوت ہوئے تو دین مکمل ہو چکا تھا اور آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین قویم اور منہج سدید صراط مستقیم پر چھوڑ کر گئے تھے جس کی رات بھی دن کی طرح روشن تھی، لیلھا کنھارھا جس میں کوئی زیغ اور ٹیڑھا پن نہیں تھا، پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسی منہج کو لازم پکڑے رکھا اور اسے چھوڑا نہیں۔

اسلام ایک کامل دین ہے جو زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے لیکن یہ ممکن نہیں کہ امت میں سے ہر کوئی شخص ان تمام نصوص کا احاطہ رکھتا ہو جو اسلام کی وسیع تر تعلیم میں پائے جاتے ہیں خصوصاً جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی ایک جگہ پر اجتماعی زندگی نہیں گزارتے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں بھی مختلف بلاد علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے اور بعد از وفات تو اس پھیلاؤ میں مزید وسعت پیدا ہوتی چلی گئی جیسے جیسے فتوحات اسلامیہ کا دائرہ وسیع ہوگیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح ان مفتوحہ علاقوں میں آباد ہوگئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شرف صحابیت کی بنا پر انتہائی قدر و عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور لوگوں میں جو دینی مسائل پیدا ہوتے ان کے حل کے لے ان کی طرف ہی رجوع کیا جاتا، بسا اوقات کوئی صحابی اپنے علم کے مطابق ایک فتویٰ دیتا تو دوسرا صحابی اس کے برعکس فتویٰ دے دیتا، جس سے ایک نوع کا اختلاف پیدا ہوجاتا لیکن یہ اختلاف محض عارضی ہوتا جب اس مسئلہ کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث مل جاتی تو اختلاف ختم ہوجاتا جس کی کتب حدیث میں درجنوں مثالیں موجود ہیں، ان میں سے چند ایک کا ہم ذکر کرتے ہیں تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلاف کی نوعیت اور کیفیت واضح ہوجائے۔

ہزیل بن شرجیل فرماتے ہیں: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ میت کے ترکہ میں اس کی ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک بہن ہے ترکہ کی تقسیم کیسے ہوگی؟ ابوموسیٰ نے فرمایا کل ترکہ کا نصف بیٹی کو اور باقی نصف بہن کو ملے گا پوتی محروم رہے گی اور سائل سے فرمایا تم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی میری

تائید کرے گا (وہ سائل ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا) اور ان سے دریافت کیا اور جو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تھا وہ بھی بتادیا۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ابو موسیٰ کی تائید کروں تو گمراہ ہوجاؤں گا، میں تو وہی فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، بیٹی کو نصف ملے گا۔ اور پوتی کو "سدس" (چھٹا حصہ) ملے گا جو دو ثلث کا تکملہ ہوگا۔ اور جو باقی بچے گا وہ بہن کو ملے گا' سائل کہتا ہے ہم ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تھا وہ انہیں بتایا تو وہ فرمانے لگے (**لاتسالونی مادام هذا الحبر فیکم**) (بخاری مع فتح الباری ص ۱۷ ج ۱۲)۔

تم مجھ سے سوال نہ کیا کرو جب تک یہ بڑا عالم (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) تم میں موجود ہے۔

ایک بار امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنین کے بارہ میں کچھ سنا ہو؟ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنے کا فیصلہ فرمایا، جناب عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پھر پوچھا تو جس شخص کے بارہ میں فیصلہ ہوا تھا وہ خود کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ ہاں نبی کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے (**لولا ما بلغتی من قضاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لجعلته دية بين ديتين**) اگر مجھے اس بارہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ نہ پہنچتا تو میں اس کی دیت دو دیتوں کے درمیان کرتا۔ (دارمی ص ۱۲۴ ج ۱)

ابن عباس رضی اللہ عنہ بسا اوقات ایک رائے رکھتے تو پھر اس رائے کو ترک کر دیتے (دارمی ص ۱۲۲ ج ۱)

ان آثار سے واضح ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے مؤقف کے خلاف حدیث مل جانے پر اس پر عمل کرتے اور اپنے عمل اور فتوے کو ترک کردیتے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اپنے اختلاف کو عارضی سمجھتے تھے اور اسے مستقل حیثیت نہ دیتے تھے۔

اپنے فتویٰ کے بارہ میں مؤقف:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فتوی دینے کے بارہ میں بڑے محتاط تھے رائے اور قیاس سے فتویٰ دینے سے اجتناب کرتے اگر بوقت حاجت کوئی فتویٰ رائے سے دے بھی دیتے تو فرماتے یہ ہماری رائے ہے جو دوسروں پر لازم نہیں ہے۔ خلیفہ راشد ثالث عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (**انی قدرایت فی الجد رایاً فان رایتم ان تتبعوه فاتبعوه**) (دارمی ص ۱۲۲ ج ۱)۔ میں دادا کی وراثت کے بارہ میں ایک رائے رکھتا ہوں اگر تم چاہو تو اس کی پیروی کرلو۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ مفوضہ (وہ عورت جس کا نکاح کے وقت حق مہر مقرر نہ کیا جائے)۔ کے بارہ میں فرماتے تھے۔ **اقول فیها برائی فان یکن صوابا فمن الله وان یکن خطاء فمنی ومن الشیطان**

واللہ ورسولہ بری منہ) (اعلام الموقعین ص ۴۶ ج ۱)۔

میں اس بارہ میں ایک رائے رکھتا ہوں اگر وہ رائے درست ہے تو یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر وہ غلط ہے تو یہ میری اور شیطان کی طرف سے ہے اللہ اور رسول اس سے بری ہیں۔

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جناب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایک قوم کے پاس آئے تو انہوں نے جناب زید رضی اللہ عنہ سے چند چیزیں دریافت کیں جسے انہوں نے لکھ لیا پھر وہ لوگ آپس میں کہنے لگے ہمیں زید رضی اللہ عنہ کو خبر دینی چاہیے کہ جو آپ نے جوابات دیئے ہیں ہم نے انہیں لکھ لیا ہے چنانچہ انہوں نے ان کو بتادیا تو سیدنا زید نے عذر پیش کرتے ہوئے فرمایا ہوسکتا ہے کہ جو میں نے تم سے بیان کیا ہے وہ خطا ہو میں نے تمہاری خاطر اپنی رائے کے ساتھ اجتہاد کیا ہے۔ (اعلام الموقعین ص ۴۷ ج ۱)

یہ آثار اور اس معنی میں دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول آثار سے واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی مسئلہ میں جس میں انہوں نے اجتہاد کیا تھا اسے حتمی نہیں سمجھتے تھے اور نہ سائل پر اپنی رائے کو مسلط کرتے تھے۔ کہ میری اس رائے پر تم ضرور عمل کرو۔

گروہی اختلاف:

دور صحابہ اور تابعین میں جن مسائل میں اختلاف ہوا وہ محض احکام کے مسائل میں تھا۔ عقائد میں نہیں تھا ہاں البتہ بصرہ کے چند لوگوں نے تقدیر کے بارہ میں کتاب وسنت سے الگ ایک اپنی نئی رائے پیدا کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو اہل بدعت کہا اور ان سے علیک سلیک تک ختم کردی نافع فرماتے ہیں ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے تو ابن عمر نے فرمایا ''مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ بدعتی ہوگیا ہے تو میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا'' (ابو داؤد ترمذی)

صحابہ اور تابعین کے دور میں احکام میں اختلاف کو قطعاً گروہی حیثیت حاصل نہ تھی بلکہ اس کی نوعیت عارضی تھی جو دلیل ملنے پر ختم ہوجاتی ہے، تاآنکہ امت مسلمہ پر تقلید نے اپنے پنجے گاڑ دیے پس پھر کیا تھا ''کل حزب بما لدیہ فرحون'' اختلاف کا ایک طوفان اٹھا جو آناً فاناً امت مسلمہ کو بہا کر لے گیا اس طوفان سے صرف ایک ہی جماعت جسے طائفہ منصورہ (اہل حدیث) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، محفوظ رہی باقی جو بھی تھے وہ تقلید کی لہر میں بہہ گئے، اور انہوں نے اپنے الگ الگ گروہ قائم کرلئے۔ عقائد میں تو پہلے ہی کئی قسم کی خرابیاں پیدا کی جاچکی تھیں۔ اب وہی خرابیاں بلکہ ان سے کئی گناہ زیادہ احکام میں بھی پیدا کی گئیں۔ اہل تشیع تو ایک طرف رہے جو خود کو اہل سنت باور کراتے تھے تو ان کے نظریات اصولاً اہل سنت سے مختلف صورت اختیار کرچکے تھے۔ وہ بھی کئی گروہوں میں تقسیم ہوئے۔